

## جو مریض جسم کا آدھا حصہ مفلوج ہونے کے سبب بیٹھ نہ سکتا ہو، اس کے لئے نماز اور روزوں کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی بزرگ کو بائیں پوری طرف کا فالج ہو خود بیٹھ نہ سکتے ہوں تو ان کی نماز اور روزوں کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

شریعتِ مطہرہ نے چند نادار صورتوں کے علاوہ نماز کسی حالت میں معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ مریض کو جس طرح ممکن ہو، نماز ادا کرے، اگر کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر بیٹھنا بھی ممکن نہ ہو تو لیٹ کر اشارے سے نماز ادا کرے، مریض میں جب تک اشارے سے بھی نماز ادا کرنے کی طاقت باقی ہو اور پھر بھی نہ پڑھے، تو وہ ان سخت وعیدوں کا مستحق ہے جو احادیث میں تارکِ نماز کے لیے بیان کی گئی ہیں، لہذا پوچھی گئی صورت میں اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہ ہو تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یونہی اگر روزہ رکھنے سے بیماری میں اضافہ نہ ہو اور مریض برداشت کر سکتا ہو تو روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا، اور اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے اچھا ہوگا تو اسے رخصت ہے کہ ابھی روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں جب صحت ملے تو اس کی قضا کر لے۔ البتہ یاد رہے کہ روزے کے بجائے اس کا فدیہ ادا کرنے کا حکم فقط شیخ فانی کے لیے ہے، مطلق مریض کے لیے یہ حکم نہیں، شیخ فانی وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو، ایسے شیخ فانی کے لیے شرعاً حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ روزے کا فدیہ ادا کرے۔

مریض کی نماز کے متعلق درمختار میں ہے: ”(وإن تعذر القعود أو ما مستلقياً) علی ظہرہ (ورجلاہ نحو القبلة) غیر أنه ینصب رکتیہ لکراہۃ مد الرجل إلی القبلة ویرفع رأسہ ینسیر الیصیر وجہہ إلیہا (أو علی جنبہ الأیمن) أو الأیسر ووجہہ إلیہا (و الأول أفضل) علی المعتمد، ملتقطاً“ ترجمہ: اگر بیٹھنا مشکل ہو، تو بیٹھ کے بل لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے اور پاؤں قبلہ کی جانب کر دے، لیکن اپنے گھٹنے کھڑے رکھے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا، مکروہ ہے اور اپنے سر کو قدرے اونچا کرے تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے یا دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر کے نماز پڑھے اور معتد قول کے مطابق پہلا طریقہ افضل ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 686، 687، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو مونہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ مونہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو

نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگرچہ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔۔۔

شرع مطہرہ نے کسی حالت میں بھی سوا بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل جو بڑے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جا رہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی شدت کا درد ہو نماز چھوڑ دی کوئی پھڑپھا نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ دوسرے روز کام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انہیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوٰۃ کے لیے احادیث سے بیان ہوئیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔)

بہار شریعت، جلد 01، حصہ 4، صفحہ 722، 725، مکتبۃ المدینہ)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جو ایسا مریض ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا روزہ سے اُسے ضرر ہوگا، مرض بڑھے گا یا دن کھینچیں گے، اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو یا مسلم طبیب حاذق کے بیان سے جو فاسق نہ ہو تو جتنے دنوں یہ حالت رہے اگرچہ پورا مہینہ وہ روزہ ناغہ کر سکتا ہے اور بعد صحت اس کی قضا رکھے، جتنے روزے چھوٹے ہوں ایک سے تیس تک۔ اپنے بدلے دوسرے کو روزہ رکھوانا محض باطل و بے معنی ہے، بدنی عبادت ایک کے کئے دوسرے پر سے نہیں اُتر سکتی، نہ مرد کے بدلے مرد کے رکھے سے نہ عورت کے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 10، ص 520، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”بعض جاہلوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ روزہ کا فدیہ ہر شخص کیلئے جائز ہے جبکہ روزے میں اسے کچھ تکلیف ہو، ایسا ہرگز نہیں، فدیہ صرف شیخ فانی کیلئے رکھا ہے جو بہ سبب پیرانہ سالی حقیقتہً روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو، نہ آئندہ طاقت کی امید کہ عمر جتنی بڑھے گی ضعف بڑھے گا اُس کیلئے فدیہ کا حکم ہے اور جو شخص روزہ خود رکھ سکتا ہو اور ایسا مریض نہیں جس کے مرض کو روزہ مضر ہو، اس پر خود روزہ رکھنا فرض ہے اگرچہ تکلیف ہو، بھوک پیاس گرمی خشکی کی تکلیف تو گویا لازم روزہ ہے اور اسی حکمت کیلئے روزہ کا حکم فرمایا گیا ہے، اس کے ڈر سے اگر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہو تو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزے کا حکم ہی بیکار و معطل ہو جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 521، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4854

تاریخ اجراء: 07 شوال المکرم 1447ھ / 27 مارچ 2026ء